14071-اگر نقد خريدنے كى استطاعت ہے تو افضل ہے كہ قسطوں ميں نہ خريدے

سوال

ميں نقد قيمت دينے كى استطاعت ركھتا ہوں ليكن كيا ميرے ليے قسطوں ميں خريدارى كرنا جائز ہے، يہ علم ميں ركھيں كہ قسطوں ميں خريدارى كى قيمت نقد سے زيادہ ہے ؟

پسنديدہ جواب

سوال نمبر (13973) كے جواب ميں يہ بيان ہوچكا ہے كہ قسطوں كى بيع قيمت ميں زيادتى كے ساتھ جائز ہے.

اس كے جائز ہونے ساتھ يہ ضرورى ہے كہ اس مسئلہ ميں وسعت اختيار نہ كى جائے اور خاص كر جب اس كى ضرورت نہ ہو، كيونكہ قسطوں كى بيع قرض كى بيع ہے، اور قرض ميں وسعت اختيار كرنا صحيح نہيں، بلكہ چاہيے كہ ضرورت اور حاجت كے وقت ہى قرض ليا جائے.

كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم قرض سے پناہ طلب كيا كرتے تھے.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ نماز ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم يہ دعا كيا كرتے تھے :

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِن عَذَابِ الْقَبرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)

اے اللہ ميں تيرى پناہ پكڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تيرى پناہ چاہتا ہوں مسيح دجال كے فتنہ سے اور تيرى پناہ چاہتا ہوں زندگى اور موت كے فتنہ سے اے اللہ تيرى پناہ پكڑتا ہوں گناہ سے اور قرض سے.

مغرم قرض كو كہتے ہيں :

تو ايك شخص نے كہا آپ قرض سے كتنى زيادہ پناہ مانگتے ہيں! تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : جب آدمى مقروض ہوجاتا ہے تو پھر بات چيت ميں جھوٹ بولتا اور وعدہ كر كے وعدہ خلافى كرتا ہے. صحيح بخارى (833)

اور نبى كريم صلى اللہ صلى اللہ عليہ وسلم قرض كى ادائيگى كى دعا كيا كرتے تھے، آپ صلى اللہ عليہ وسلم كى دعاؤں ميں مندرجہ ذيل دعا شامل تھى :

(اللَّهُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)

اے اللہ تو اول ہے تجھ سے قبل كوئى چيز نہيں، اور تو آخر ہے تيرے بعد كوئى چيز نہيں، اور تو ظاہر ہے تيرے اوپر كوئى چيز نہيں، اور تو باطن ہے تيرے علاوہ كوئى چيز نہيں، ہم سے قرض ادا كردے اور ہميں فقر سے غنى كردے. صحيح بخارى حديث نمبر (4888).

اس ليے جو شخص بھى نقد خريدارى كرنے پر قادر ہو اسے كے لائق نہيں كہ قسطوں ميں خريدارى كرے، كيونكہ اس كى بنا پر اس كے ذمہ قرض ہوگا اور وہ اس كى ادائيگى ميں مشغول ہوجائے گا حالانكہ وہ اس سے مستغنى ہے، اور اسے اس كى كوئى ضرورت نہيں، اس كى بنا پر وہ اپنے آپ كو خطرہ سے دوچار كر رہا ہے، كہ اگر اسے قرض كى حالت ميں ہى موت آجائے تو اسے اس

وقت بخشش حاصل نہیں ہوگی جب تک اس کی جانب سے قرض ادا نہیں کیا جاتا، اگرچہ وہ معرکہ میں شہید ہی کیوں نہ ہوا ہو.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنھم سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نے فرمایا :

(شہید کے قرض کے علاوہ باقی سب گناہ معاف معاف کردیے جاتے ہیں) صحیح مسلم حدیث نمبر (1886)

اورامام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے محمد بن جحش رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر آسمان کی طرف بلند کیا اور پھر اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمانے لگے : سبحان اللہ! کتنی شدید چیز نازل ہوئی ہے ؟ اور خاموشی اختیار کرلی، تو ہم سہم اور ڈر گئے، دوسرے دن میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا شدید بات نازل ہوئی تھی ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ایک شخص اللہ تعالی کے راستے میں قتل کردیا جائے اور پھر اسے زندہ کیا جائے پھر قتل کردیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر قتل کردیا جائے، اور اس کے ذمہ قرض ہو تو اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کی جانب سے قرض ادا نہیں کردیا جاتا. سنن نسائی حدیث نمبر (4605) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی (4367) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ جب آپ غنی ہوں اور اس کی آپ کو اپنے پاس موجود مال کی ضرورت نہیں اور آپ کے خیال میں کچھ ایام تک اس کی ضرورت بھی نہیں پڑ سکتی تو اولی اور بہتر یہی ہے کہ آپ نقد خریداری کریں اور قسطوں میں نہ خریدیں.

واللہ اعلم.